سرسید احمد خان

ترتیب و حواشی :- ابوسلمان شاہجہانپوری

تذکرۂ خانوادۂ ولی اللّٰہی

باب پنجم

اصحابِ ثلاثہ کے شاگرد

جناب مولوی عبد الخالق سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا شہرہ علم وفضل کا اوائل سال سے آج تک شہر شاہجہان آباد میں ایسا بلند رہے کہ [illegible] سے فلک گر ہے۔ دین دار اور تقویٰ شعار ترویج ملت میں ساعی ہیں اور اعلیٰ درجہ پر داعی۔ بہت لوگ ان کے ارشاد و ہدایت سے راہ راست پر آئے اور بہت شائقین تحصیل کمال ان کی خدمت میں فوائد علمی سے بہرہ حاصل ہوا۔ ذہن بہت متین اور کلام بہت زریں ہے۔ اخلاق

حواشی

مولوی عبدالخالق

والد کا نام مولوی خیر اللہ تھا اور وطن مالوف پنجاب تھا۔ مولوی بشیر احمد نے ان کے علم وفضل کی بلندی اور احیائے دین میں ان کے جوش و سرگرمی کا تذکرہ کیا ہے۔ سادہ وضع کے مالک اور بلند اخلاق کے بزرگ تھے۔ مسجد اورنگ آبادی کے مدرسے میں پڑھاتے تھے اور مسجد کے متولی کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ ان کے درس کی خاص شہرت تھی۔ مولوی نذیر حسین محدث نے اسی مسجد میں ان کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف کے علمی شوق اور ان کے اخلاق و سیرت سے خوش ہو کر

ویسا ہی، امانت و دیانت دینی ہی بای جامعیت کے ساتھ کوئی کم نظر سے گزرا ہے۔

جناب مولوی رشید الدین خاں رحمۃ اللہ علیہ

جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول یگانہ روزگار ہیں، نتیجہ قرون دار وارباب زماں، قدوۃ دوراں مولوی محمد رشید الدین خاں۔ طاب ثراہ و جعل اللہ الجنۃ مثواہ۔ شاگرد رشید اور مخلص خاص العقیدت جناب جنت مآب زبدۂ اکابر روزگار مولانا رفیع الدین رضوان اللہ علیہ کے تھے اور ان کی خدمت میں ایسا اخلاص وافر رکھتے تھے کہ حضرت موصوف آپ کی تربیت میں مادام الحیات ایسے مصروف تھے جیسے کہ باپ فرزند کی تربیت میں۔ اگرچہ کسب و کمال ان حضرت کے دونوں بھائی یعنی مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت سے بھی کیا تھا لیکن تکمیل جمیع فنون انھیں کی خدمت میں انصرام کو پہنچائی۔ ہر چند سب علوم متداولہ میں یک فنی تھے لیکن علم ہیئت اور ہندسہ میں علم یکتائی بلند کیا تھا۔

مدت العمر فرقۂ امامیہ سے بحث و مناظرہ کیا اور باہم تحریر رہی۔ اس بحث میں رسالہ ہائے متعددہ فراہم ہو گئے۔ طریق مناظرہ کا یہ دیکھا گیا کہ تقریر یا تحریر میں خصم کو بجز اعتراف عجز کے چارہ نہ تھا۔

تقوی و زہادت اور تشرع اور عبادت کا بیان خامہ بریدہ زبان کی مجال نہیں کہ ایک شمہ اس کا لکھ سکے۔ ہر چند حکام وقت چاہتے تھے کہ ان کو عہدہ قضا سپرد کر دیں تاکہ ان کی نیک نیتی اور عدل و انصاف سے عباد اللہ کی حق رسائی ہوتی رہے لیکن از بسکہ اپنے اوقات کو بیشتر تربیت

اپنی صاحبزادی کو ان سے بیاہ دیا تھا۔ ان کے بڑے صاحبزادے مولوی عبدالقادر، علامہ راشد الخیری کے دادا اور شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے خسر تھے۔ ڈپٹی نذیر احمد لکھتے ہیں:

مولوی عبدالراشد (علامہ راشد الخیری) کے پردادا مولوی عبدالخالق مرحوم اپنے عصر میں دلی کے ممتاز مولویوں میں تھے۔ وہ آخر میں بسبب ضعف پیری ایک مشت استخوان رہ گئے تھے۔ اس وقت ان کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے ہے، مسجد کے ایک در میں اکڑوں بیٹھے ہیں، ایک تپائی سامنے ہے، اس پر کچھ کتابیں رکھی ہیں، ان کو دیکھ رہے ہیں اور ان پر کچھ لکھتے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کا انتقال ہوا تو ان کا ترکہ یعنی کتابیں، ان کی اولاد ذکور و اناث میں تقسیم ہوا کچھ